## سوال

(149) فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اوریاددہانی

## جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اوریاددہانی

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

## فریضہ زکوۃ کے بارے میں نصیحت اوریاددہانی

اس مقالہ کے لکھنے سے مقصود فریضہ زکوۃ کے بارے نصیحت اوریاددہانی ہے کیونکہ بہت سے مسلمان اس میں سستی سے کام لے رہے ہیں اوروہ اس طرح زکوۃ ادا نہیں کرتے جس طرح شریعت کا حکم ہے حالانکہ زکوۃ ایک عظیم الشان فریضہ اوراسلام کے ان ارکان خمسہ میں سے ایک ہے اورجن کے بغیر اسلام کی عمارت استوارہوہی نہیں سکتی جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے ۔ (۱) اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ ادا کرنا (۴) رمضان کے روزے رکھنا اور (۵) بیت اللہ کا حج کرنا۔''

مسلمانوں پر زکوۃ کو فرض قرار دینا کثرت فوائد اورغریب مسلمانوں کی ضرورت کے پیش نظر اسلام کے محاسن کا ایک اعلی نمونہ ہے اوراس بات کا ایک واضح ثبوت ہے کہ اسلام اپنے ماننے والوں کے حالات کی کس قدر نگہداشت کرتا ہے ۔ زکوۃ کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے دولت مند اورفقیر کے درمیان الفت محبت کے رشتے مستحکم ہوتے ہیں کیونکہ انسانی نفس کا یہ خاصہ ہے کہ یہ اس کی محبت سے سرشار ہوجاتا ہے ،جو اس سے احسان کا معاملہ کرے ۔ زکوۃ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے خود زکوۃ دینے والے کے اپنے نفس کی صفائی اورتزکیہ ہوتا ہے جو بخل اورکنجوسی کے بعد پیدا ہوتا ہے ،چنانچہ اس فائدہ کی طرف قرآن مجید نے بھی حسب ذیل آیات کریمہ میں اشارہ فرمایا ہے :

۱ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا (التوبة ۹/۱۰۳)

''(اے پیغمبر!) ان کے اموال میں زکوۃ لیجئے کہ اس سے تم ان کو (ظاہر میں بھی) اور (باطن میں بھی) پاک کرتے ہو۔''

زکوۃ مسلمان کو جودوکرم کا خوگر اورضرورت مندوں کے لئے ہمدرداور محبت وشفقت کا عادی بناتی ہے ،اس سے مال میں برکت ،فروانی اوراضافہ ہوتا ہے جیسا کہ ارشادباری تعالی ہے :

وَمَا أَنفَقْتُم مِّن شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهُ ۖ وَهُوَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ (سبا۳۴/۳۹)

''اور تم جو چیز خرچ کرو گے، وہ (اللہ تمہیں) اس کا عوض دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔''

حدیث قدسی میں ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ''ابن آدم! تو خرچ کر، ہم تجھ پر خرچ کریں گے۔'' علاوہ ازیں یہ فریضہ زکوۃ اور بھی بے شمار فوائد کا حامل ہے۔

جو شخص بخل سے کام لے یا زکوۃ ادا کرنے میں کوتاہی کرے، اس کے لئے قرآن حکیم میں بہت شدید وعید وارد ہوئی ہے ارشاد باری تعالی ہے:

وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ٣٤ يَوْمَ يُحْمَىٰ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوَىٰ بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ ۖ هَٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنتُمْ تَكْنِزُونَ (التوبۃ۹/۳۴۔۳۵)

''اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے راستے میں خرچ نہیں کرتے انہیں اس دن کے دردناک عذاب کی خبر سنا دو جس دن وہ (مال) دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پشانیوں، پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کی تھا، سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔''

ہر وہ مال جس کی زکوۃ ادا نہ کی جائے وہ ''کنز'' ہے اور اس کے مالک کو قیامت کے دن سخت عذاب ہوگا۔ یہ بات اس صحیح حدیث سے معلوم ہوتی ہے جس میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''ہر وہ شخص جو سونے اور چاندی کا مالک ہے اور اس کی زکوۃ ادا نہیں کرتا تو آگ میں اس کے چوڑے تختے بنائے جائیں گے اور انہیں جہنم کی آگ میں خوب گرم کر کے ان کے ساتھ اس کی پشانی، پہلو اور پشت کو داغا جائے گا، جب یہ ٹھنڈے ہوجائیں گے تو انہیں دوبارہ گرم کرلیا جائے گا اور یہ سلسلہ سارا دن جاری رہے گا جس کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی اور یہاں تک کہ تمام بندگان الہی کا حساب کتاب ہوجائے گا اور اس کے بعد وہ اپنا راستہ جنت یا جہنم کی طرف دیکھے گا۔'' اس طرح نبی ﷺ نے اس حدیث میں اونٹ، گائے اور بکری کے ان مالکوں کا بھی ذکر کیا ہے، جو زکوۃ ادا نہیں کرتے رہے اور ان کے بارے میں بھی آپ ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ انہیں بھی قیامت کے دن عذاب ہوگا۔

صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''جس شخص کو اللہ تعالی مال دے اور وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو اس کے مال کو گنجے سانپ کے روپ میں ڈھال دیا جائے گا، جس کی آنکھ کے اوپر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور یہ اسے دونوں باچھوں سے پکڑلے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں، پھر نبی اکرم ﷺ نے درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (آل عمران ۳/۱۸۰)

''وہ لوگ جنہیں اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مال عطا فرمایا ہے اور وہ (اس میں) بخل کرتے ہیں، اس بخل کو وہ اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ وہ ان کے لئے برا ہے، قیامت کے دن اس (مال) کا طوق بنا کر ان کی گردنوں میں ڈالا جائے گا۔''

زکوۃ چار قسم کے مال پر واجب ہے (۱) زمین سے پیدا ہونے والی فصلوں اور پھلوں پر ۰۲) چرنے والے پالتو چوپاؤں پر (۳) سونے چاندی اور (۴) سامان تجارت پر، ان میں سے ہر قسم کا نصاب مقرر ہے کہ اس سے کم میں زکوۃ واجب نہیں ہے، فصلوں اور پھلوں کا نصاب پانچ وسق ہے اور ایک وسق نبی کریم ﷺ کے ساٹھ صاع کے مساوی ہے۔ کھجور، کشمش ،گندم، چاول اور جو وغیرہ میں زکوۃ اس وقت واجب ہوگی جب ان کی مقدار تین سو صاع نبوی ہو اور ایک صاع معتدل آدمی کے ہاتھوں سے بھری ہوئی چار لپوں کے بقدر ہوتا ہے، ان پر عشر یعنی دسواں حصہ واجب ہے بشر طیکہ کھجوروں اور فصلوں وغیرہ کو بلا کلفت بارشوں، نہروں اور جاری چشموں وغیرہ سے سیراب کیا جاتا ہو اور اگر انہیں محنت کر کے اور خرچہ کر کے کنوؤں اور ڈیموں سے سیراب کیا جاتا ہو تو پھر ان میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ واجب ہے جیسا کہ

رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے۔

چرنے والے پالتو جانوروں مثلاً اونٹ، گائے اور بھیڑ وغیرہ کی تفصیل رسول اللہ ﷺ کی صحیح احادیث میں موجود ہے۔ اہل علم سے اس کی تفصیل معلوم کی جاسکتی ہے۔ اگر اس وقت ہمارے پیش نظر اختصار نہ ہوتا تو اتمام فائدہ کے لئے ہم بھی یہاں اس کی تفصیل بیان کر دیتے لیکن اختصار کی وجہ سے ہم اسے یہاں تفصیلا بیان نہیں کر سکتے۔

چاندی کا نصاب ایک سو مثقال ہے اور سعودی عرب کی کرنسی میں اس کی مقدار چھپن ریال ہے جب کہ سونے کا نصاب بیس مثقال ہے اور سعودی پیمانے میں اس کی مقدار ۷/۳/۱۱ (اگنی) اشرفی ہے جب کہ گرام کے حساب سے ۹۲ گرام ہے، جو شخص سونے اور چاندی یا دونوں میں سے ایک کے نصاب کا مالک ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں چالیسواں حصہ زکوۃ فرض ہے، نفع اصل کے تابع ہوگا اور اس کے لئے الگ سے نیا شمار کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسا کہ پالتو جانوروں کے دوران سال پیدا ہونے والے بچے بھی اپنے اصل کے تابع ہوتے ہیں لہذا ان کے لئے بھی الگ سے نیا سال شمار کرنے کی ضرورت نہ ہوگی بشر طیکہ اصل جانور نصاب کے مطابق ہوں۔

کرنسی نوٹ جن کے ساتھ آج کل لوگ لین دین کرتے ہیں، ان کا حکم بھی وہی ہے جو سونے اور چاندی کا ہے خواہ یہ درہم ہوں یا دینار، ڈالر ہوں یا ان کا کوئی اور نام رکھ لیا گیا ہو جب ان کی قیمت چاندی اور سونے کے نصاب کے مطابق ہوگی اور اس پر ایک سال گزر جائے گا تو اس پر بھی زکوۃ واجب ہوگی۔ عورتوں کے سونے یا چاندی کے زیورات بھی نقدی میں شامل ہوں گے خصوصاً جب وہ نصاب کے مطابق ہوں اور ان پر ایک سال گزر جائے تو ان میں بھی زکوۃ واجب ہے خواہ انہیں استعمال کیا جاتا ہو یا نہ کیا جاتا ہو۔ علماء کے صحیح قول کے مطابق ان میں زکوۃ واجب ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کی اس حدیث کے الفاظ کے عموم کا یہی تقاضا ہے کہ ''ہر وہ سونے یا چاندی کا مالک جو زکوۃ ادا نہیں کرتا تو روز قیامت اس کے سونے اور چاندی کو چوڑے پتھروں کی صورت میں ڈھال کر جہنم کی آگ میں گرم کیا جائے گا۔۔۔۔۔'' الخ۔ ایک حدیث میں ہے کہ

نبی اکرم ﷺ نے ایک عورت کے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے تو فرمایا ''کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتی ہو؟'' اس نے کہا جی نہیں! فرمایا: ''کیا تجھے یہ بات اچھی لگتی ہے کہ ان کے بجائے اللہ تعالی تجھے روز قیامت جہنم کی آگ کے کنگن پہنائے؟'' اس نے انہیں اتار دیا اور کہا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں (ابوداود، نسائی اور اس کی سند حسن ہے)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سونے کی پازیبیں پہنا کرتی تھی، انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا یہ کنز ہیں؟ آپؐ نے فرمایا ''جو (مال) نصاب کو پہنچ جائے اور اس کی زکوۃ ادا کر دی جائے تو وہ کنز نہیں ہے۔'' اس مفہوم کی اور بھی (بہت سی) احادیث ہیں۔''

جہاں تک سامان تجارت کا تعلق ہے تو سال کے آخر میں اس کی قیمت لگائی جائے اور کل قیمت کا چالیسواں حصہ بطور زکوۃ ادا کر دیا جائے خواہ اس کی قیمت اس کے ثمن کے مثل ہو یا اس سے کم و بیش کیونکہ حدیث سمرہ میں ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ ہم سامان تجارت کی بھی زکوۃ ادا کریں۔'' (ابوداود) اس میں اراضی، عمارتیں، گاڑیاں، پانی کی موٹریں اور ہر وہ سامان داخل ہے جو برائے تجارت ہو اور وہ عمارتیں جو برائے فروخت نہیں بلکہ برائے کرایہ ہوں تو سال مکمل ہونے پر ان کے کرایہ پر زکوۃ ہوگی، عمارتوں پر زکوۃ نہیں ہوگی کیونکہ وہ برائے فروخت نہیں ہیں۔۔ اسی طرح وہ گاڑیاں جو ٹیکسی کے طور پر چلائی جاتی ہوں ان میں بھی زکوۃ نہیں ہے کیونکہ ان کے مالکان نے انہیں استعمال کے لئے خریدا ہے۔ اگر ٹیکسی یا دیگر سامان کے مالکان کے پاس نصاب کے برابر نقدی ہو تو اس میں سال مکمل ہونے پر زکوۃ واجب ہوگی خواہ اس نقدی کو نفقہ کے لئے یا شادی کے لئے یا جائیداد خریدنے کے لئے یا قرض ادا کرنے کے لئے یا دیگر مقاصد کے لئے جمع کیا گیا ہو کیونکہ اس طرح کے مال میں وجوب زکوۃ پر دلالت کرنے والی ادلہ شرعیہ کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔

علماء کے اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ قرض بھی زکوۃ سے مانع نہیں ہے جیسا کہ مذکورہ تفصیل واضح ہے! اسی طرح جمہور علماء کے نزدیک یتیموں اور مجنونوں (پاگلوں) کے مال میں بھی زکوۃ واجب ہے، جب وہ (مال) نصاب کو پہنچ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو ان کے وارثوں پر واجب ہوگا کہ سال گزرنے پر وہ ان کی طرف سے انکے مال سے زکوۃ ادا رکریں کیونکہ عموم ادلہ کا یہی تقاضا ہے مثلاً حدیث میں ہے کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا ''بے شک اللہ تعالی نے ان کے اموال پر زکوۃ کو فرض قرار دیا ہے، جسے ان کے اغنیاء سے لے کر ان کے فقراء میں تقسیم کر دیا جائے گا۔''

زکوۃ، اللہ تعالی کا حق ہے لہذا محض محبت کی خاطر کسی غیر مستحق کو زکوۃ دینا جائز نہیں اور نہ یہ جائز ہے کہ زکوۃ کو کسی نفع کے حصول یا نقصان کے ازالہ کے لئے استعمال کیا جائے اور نہ یہ

جائز ہے کہ اسے مال بچانے یا مال سے مذمت دور کرنے کےلئے استعمال کیا جائے۔ ہر مسلمان کےلئے یہ واجب ہے کہ وہ زکوۃ کو صرف مستحقین میں اس لئے تقسیم کرے کہ وہ اس کے اہل ہیں، کسی اور غرض کےلئے تقسیم نہ کرے اور پھر زکوۃ کو خوشدلی کے ساتھ، اللہ تعالی کی رضا کے حصول کےلئے خرچ کرے تاکہ وہ اپنے فرض سے عہدہ برآ ہو کر، بے پایاں اجر وثواب کا مستحق قرار پائے اور اللہ تعالی اسے اس خرچ کئے ہوئے مال کا نعم البدل بھی عطا فرمائے۔

اللہ تعالی نے قرآن کریم میں مصارف زکوۃ کو وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۖ فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ (التوبۃ:٦٠/٩)

’’(صدقات (یعنی زکوۃ وخیرات) تو مفلسوں اور محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور مقروضوں کے قرض ادا کرنے میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہیئے یہ حقوق) اللہ کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے)
‘‘

اس آیت کریمہ کو اللہ تعالی نے اپنے دو عظیم ناموں کے ساتھ جو ختم کیا ہے تو اس میں اللہ تعالی کی طرف سے یہ اشارہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کے حالات کو خوب جانتا ہے کہ ان میں سے کون زکوۃ کا مستحق ہے اور کون نہیں اس نے جو شریعت نازل فرمائی اور جو احکام مقرر فرمائے، ان میں وہ حکیم ہے۔ وہ تمام اشیاء کو ان کے اصل مقام پر ہی رکھتا ہے خواہ بعض لوگوں پر بعض اسرار حکمت مخفی رہیں۔ وہ علیم و حکیم ہے اس لئے بندگان الہی کو اس کی شریعت پر مطمئن ہونا چاہیئے اور اس کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کردینا چاہیئے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو دین میں فقاہت، معاملہ میں صداقت، اپنی رضا کے کاموں میں مسابقت اور اپنی ناراضگی کے اسباب سے عافیت عطا فرمائے۔

انہ سمیع قریب ُوصلی اللہ وسلم علی عبدہ ورسولہ محمد وآلہ وصحبہ

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]()

## صفحہ 255

## محدث فتویٰ